

## 296930- جلد کے نیچے دھاگوں سے گدائی کروانا، ان دھاگوں کو کسی بھی وقت نکالا جاسکتا ہے۔

سوال

میں یہ جانتا چاہتی ہوں کہ دھاگے سے جسم گدوانے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ حرام بھی ہے اور ایسے نے اللہ کے بندوں کو اس کی دھمکی بھی دی ہوئی ہے۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ: یہ زیب وزینت کا ایک طریقہ ہے، اس میں ایک دھاگا ڈلی ہوئی سوئی کو صرف ہاتھ اور پاؤں کی شفاف اور مردہ جلد کے نیچے سے گزارا جاتا ہے، ہم سوئی کو زیادہ گہرائی میں نہیں لے کر جاتے تو اس طرح سوئی کے جلد کے نیچے گزرنے سے درد بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی زخم بنتا ہے، نیز آپ اس دھاگے کو اسی دن بھی نکال سکتے ہیں دھاگا دائری نہیں ہوتا، اس لیے میں تو اسے منوع گدوانے اور ابر و پاریک کرنے کے زمرے میں شمار نہیں کرتی، جیسے کہ پہلے اس کا ذکر گزرا ہے، آپ سے امید کرتی ہوں کہ اس مسئلے کی وضاحت کر دیں۔

پسندیدہ جواب

زیب وزینت کا یہ طریقہ کارہمیں صرف درج ذیل نک پر ہی ملا ہے:

<https://www.youtube.com/watch?v=RQ3p490mHog>

اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد اور آپ نے سوال میں جو تفصیلات ذکر کی ہیں ان سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں: دھاگا ڈلی ہوئی سوئی کو مردہ جلد کے نیچے سے گزارا جاتا ہے اور وقتی طور پر دھاگوں سے نقش و نگار بناتے جاتے ہیں، یہ دھاگے آپ ایک دو دن میں بھی نکال سکتے ہیں۔ تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ منوعہ گہرائی میں شامل نہیں ہے، نیز اگر اس میں کوئی نقصان نہ ہو تو ہمیں اس میں کوئی ممانعت نظر آتی ہے۔

ہم پہلے وقتی طور پر جسم پر چپاں کیے جانے والے ٹیکوں کو معتبر ضوابط کے ساتھ جائز قرار دے سکتے ہیں، اس بارے میں آپ سوال نمبر: (99629) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اور آپ کے سوال میں ذکر شدہ امور بھی اسی جیسے ہیں۔

تاہم دھاگوں سے بنائے جانے والے ان نقش و نگار کے متعلق ایک اہم معاملے کو دیکھنا ضروری ہے کہ یہ نقش و نگار و ضوابط اور طبارت کی جگہ پر بناتے جاتے ہیں، توجہ کچھ ہم نے ویڈیو میں دیکھا ہے اس سے ہمیں یہ محسوس ہوا ہے کہ ان دھاگوں کی وجہ سے پانی جلد تک نہیں پہنچ پاتے گا اور اس طرح متعلقہ عضو غسل یا وضویں دھونا مشکل ہو گا۔

چنانچہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ایسی بچھوں پر دھاگوں سے نقش و نگار بنانا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسا عقل تسلیم نہیں کرتی کہ انسان ان دھاگوں سے نقش و نگار بنانا کرہر نماز کے وقت انہیں ایمار بھی دے گا!

واللہ اعلم